

۳۱
 جب فتح ناک فتح عدوت ترقی کے
 اور سدا جوج و جالغ شاہ ائم کے
 قاصد خطوں کے بیچے کو بھر بھر کے
 کتب شہر سردان بکلی کے

۳۲
 ان قران فاطمہ میں فتح میں اسے
 کچھ بھی لکریاں کچھ کو کچھ
 اور دستگیر فاطمہ کا پوتا اور دستگیر
 لے میں طوق کے پوری کامنہ

۳۳
 صفرا جوج ترقی کی کتب آجنگے پر
 و بیچوں جوج کھاتا اور کیا کو کھاتا
 امربینین کی تھین دارنی فکر
 میں آج کل میں وہی فصل کچھ

تن پر زبے پر زے کر کے شہ مشرقین کا
 لکھا خطوں میں حال شکست حسین کا

شیر خدا کے شیر میں سب قتل گاہ میں
 اک شیر ہوا ایر ہمارے سپاہ میں

پر دیسی اندون میں گرد و مہذ میں
 سنتی ہوں سے شہر کے ان دنوں میں

۳۴
 انارک میں فتح کا خطوں قمارم
 آئے تھے تین لاکھ کا انبوہ لکھتے
 قفاوت بیکر ابن علی اور شہر ام
 دراک نہیںے جب میں گذر لکھتے

۳۵
 القصد ملک اور کوریا سردان
 قاصد خطوں کی جانب بھی لکھان
 صفراقی منتظر خرابی کی وہاں
 تقدیر کا لکھا ہوا طرح سے بیان

۳۶
 اتوں کے بندہ بنو بیکر کا کھلا دریاں
 لکھتے ہیں کچھ شہر میں شہر جوج وال
 کئی تھی وہ کہ دیکھے کتب ہوا انفعال
 واقف تھی کہ تھے میں ہوا کال

غاضی حسین ایک ساری خدا کی میں
 لشکر کے گاکھیت پر لگا لڑائی میں

یہ نامہ اور قاطبہ بیمار کے لیے
 یہ نسخہ اور طالب بیدار کے لیے

امت کو سیدوں کاتانا پسند ہے
 آب نوات مالک کو شہر پہ بند ہے

۳۷
 جب ہوئی لڑائی تو عدوت ترقی کے
 اک دو بیچوں کت گیا لشکر حسین کا
 بعد از زوال سردا شہر کا جدا
 اور وقت صحرخ کا تقارہ جوج گیا

۳۸
 انبیین کا طوری بیان تھا یہ کچھ
 بونی تھیں ہاں تھیں کئی کئی
 بیکر میں سے پچھنی تھیں تھیں
 کچھ تھو کہ بالائے کسافر کی تھیں

۳۹
 اتے کتھے بندہ سپاہ عدوت ہاں
 اپنے کوئی مدد کو نہ سبب تھی کہ آئے
 علی خیا م شاہ میں کوئی تخت لائے
 یا کسی کو جسے سبب رسول لائے

میٹوں کو لوٹا چار گھرے دن شام تک
 پورا کسی کے پاس زیور کا نام تک

دن بھر تو پوجھ پوجھ کے ہکان ہوتی تھیں
 پھر آکے گھر میں ہے پسر کے روتی تھیں

کوئی سنے نہ حال شہ مشرقین کو
 جس طرح چاہ میں فتح کر میں ہم حسین کو

حصہ ۱۰
 صنعا کو فخر تھی بھی شام آ کر
 ناگہ ہوا اسے بین اردو نامہ
 آنے کی اسکی چار طرقت ہو گئی
 یوں مریض ادی سے یہ پوچھو جو

حصہ ۱۱
 منبر نامہ بر ہوا برسلا م
 اور عرض کی ابھی سے کیوں پائیم
 کچھ نیک و بد بڑ تو نہیں کہنے لے ہم
 وہ بولی ٹھیک وقت تیر کا جو ہم

حصہ ۱۲
 وہ بولی کے چاہیے کہ رہا ہے کیا
 میرا کوئی لیس نہیں تیر کے سوا
 بیابا بھی بلکہ وہ نہیں تیرا وہ ہوا
 سید نام نور خارا جان مصطفیٰ

آیا یہ نامہ بر کوئی تکلیف کیجئے
 میرے مسافروں کی خبر پوچھ لیجئے

صغرا جو مجھ ضعیف کی بیمار پوتی ہے
 وہ تو زیادہ مجھے بھی ہر وقت شادتی ہے

امید ہا قوی یہ مجھے حق کی ذات سے
 پاؤں کھن میں دلبر زہرا کے ہاتھ سے

حصہ ۱۳
 بیٹھے اٹھ کر ہی ہوں وہ غم کی متلا
 موزوں کو بنایا تو نینا اور اٹھ لی وا
 بکلی ہو گھر سے اپنے تو وہ دیکھتی ہو گیا
 پوتا بڑا کرنا تھا صدا کا جا جا

حصہ ۱۴
 قاصد نے اپنے دل میں کہا وہ تیرا
 اسکو فقط حسین کا وقت میں ہو گیا
 کیوں کہ وہ بھی نہری اکھا تھا
 دیکھا انسان میں شاہ کربلا

حصہ ۱۵
 قاصد دل میں لاکر گیا جو تیرا
 اسکو کھن کی شاہ کے اقصوں پر طلب
 وہ آپ کی صفین کو راکر بلا میں اب
 رو کر کیا خطاب کروا کر تیرے لقب

باقی نہیں رہا کوئی خاص عام میں
 سب مجمع میں سجد خیر الانام میں

پھر دا درینج لکے وہ پرورد آہ کی
 تڑپنی لحد میں روح رسالت پناہ کی

عباس کو حسین نے ممتاز کر دیا
 دیکر علم نبی کا سراسر افراز کر دیا

حصہ ۱۶
 سچے میں میں در عباس نامدار
 نقطہ ہم کو گھر سے ہوئے سب لوگ کیا بار
 منبر پر جا کے بیٹھا تھا قاصد جاں ناز
 بولا کہ کون ہے یہ ضعیف نزر گو ار

حصہ ۱۷
 ام المومنین کو چاہا کہ ہے تیرا
 اس آہ در دالت دل کی کیا بار
 کی عرض آئے زور کے جو ہونا تھا سو ہوا
 منبر کے چاروں طرف سے فدوی آنا

حصہ ۱۸
 ام المومنین کا پرینا کہہ دو نکتہ نام
 احسان مجھ پر کیا ہے تیرا قافلہ وہ غلام
 عزت بڑھائی اسکی سلامت میں ہی نام
 میں کچھ کلام کرتی ہوں تیرا کچھ کلام

سب نے کہا یہ زوجہ شیر الہ ہے
 عصمت یہ اسکی خالق اکبر گواہ ہے

ابے ل ہو کر سے میرا کہنت زبان کرے
 احوال جسکا پوچھے بندہ بیان کرے

شد نور دیدہ زہرا کا حال کہ
 مطلب ہے کیا غلاموں سے تھا کا حال کہ

۱۰۶
 ماجرا ہوئے قاصد مخدوم نے کیا
 پہلے حسین ہی کا کون تم صاحبو
 وہ بولی ہاں یہی فرقہ مارا جا
 قاصد نے چاکلے گریبان کو کیا

۱۰۷
 دیکھا کیے حسین اور اکبر ہوا شہید
 اکبر سزا کر گیا ہر کہ اصغر ہوا شہید
 اس شب کا دل تھا قاصد مضمطر ہوا شہید
 بین پروردگاری کی شکر ہوا شہید

۱۰۸
 نننا تھا یہ کیسے کہ حیدر علی خان
 منہ پر طمانچہ پارے خوشگرا عیان
 پوچھا سوار ہوئے تھے شب و درخان
 اور قاصد اس غم ہی اچھا بن گمان

نامہ نکالا ہاتھ سے عامہ کھول کر
 پیر کا عامہ خاک پر سزا مہ کھول کر

کیا خاک میں نبی و علی کا چین ملا
 حضرت کو اتنا تک نہیں کور و کفن ملا

اعدائے دیکھا زینب علی جناب کو
 عباس نے نہ آن کے تھا مار کا ب کا

۱۰۹
 نظارہ پیش کیے مجھ کے جا نہیں
 کچھ سو یقین کا لہے کے حسین
 ام انہیں سے بولادہ قاصد شہیدین
 بی کی شہید ہو گیا زہرا کا نورین

۱۱۰
 مارا گیا ہوا منہ پر تیش کا نام
 بلواؤ کوڑے و درہے کیلے یہ کا نام
 اکبر نے جو جاتوں کو بچھا کر پیام
 جبین کسود و شہدوں کو اور انوری نام

۱۱۱
 حضرت کو حسین کی کیا کیا نام
 عباس کی منہ سے جا راز ان کے ہم
 اب مجھ کو روح شاہ لایع کی ہوا تم
 اکٹھا رو دہا کی نہ تھے شہدوں نے دم

مام حسین پیاسے کا واجب ہر خلق پر
 ہفتاد ضرب تیغ جلی ایک حلق پر

جب پنے اپنے بیاہ کا سامان کچھو
 تم یاد اس غریب کے اریان کچھو

کیا سمجھا اپنے دل میں مرے نور عین نے
 حیدر کے بعد پالاقھا اسکو حسین نے

۱۱۲
 اتنی تیرا دینی زاوے کو بلا
 سو گئے ہر گئے پیرا خیر خفا
 سینہ پہ پٹھان تیغ بکفت ترم گیا
 یہ ظلم تو جان میں کیا ناوینا

۱۱۳
 شمالی وہ حسین کی ہوا دیکھو آہ
 اکبر کے بعد جیسا چلے سر و قباہ
 کوئی نہ تھا جو انہے تھانے کا شاہ
 سن جی سے کہتے تھے ہر طرف لگا لگا

۱۱۴
 پوچھو حسین کی ہوا دیکھو زینب
 ام انہیں کے خالق کو تکرار عیان
 اس نور سے یں یوں وہ حیدر ہوا عیان
 ام انہیں خیال ہوا اسم تکرار گمان

جسکو نبی چڑھاتے تھے کاندھے پر حید کو
 یا مال ظالموں نے کیا اس شہید کو

اسدم تو کر بلا کی زمین تھر تھرائی تھی
 زینب سوار کرنے جو بھائی کو آئی تھی

عباس جان شارشہ خوشحال ہے
 اب تیرا لال وہ نہیں ہرا کالال ہے

۱۲۱
فاصلہ بچا رہا بخدا اور نہ کچھ کو
عباس سے انوکھا دغا وار سن لو
قرآن پر جو کچھ نوسدا سسکی اس کو
بابا کا نام گر گیا روضہ حائین و

۱۲۲
جب بن جانی ہو کچھ نہیں بننا
پھر آئے سخید گاہ میں جانن مدار
سقا کی سکینہ کی غازی نے اختیار
حضرت کے باپوں پر کیا اذن کا زار

۱۲۳
باگاہ غلطہ درجید سے یہ اٹھا
صغرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو عصا
ساتھ آگے اس کے کھلے سر پہنچا
گر داؤد بیخ کتے غمی کہہ راجھا

۱۲۴
خدمت تو اک طرف کو امام مدینہ کی
عزت سمجھ کے مشک اٹھائی سکینہ کی

۱۲۵
دریا میں جا کے پیاسوں نے وقفہ کیا میں
لیکن تمہارے لال نے پانی پی نہیں

۱۲۶
ہر چند ہاتھوں ہاتھ اُسے لوگ لاتے ہیں
پر ہر قدم پھنفت پیہم غم آتے ہیں

۱۲۷
جان بچا پاسون کا سترہ فضا
لاشار کا بچھا تھا اسی بی بی کیفیات
اور لاش غمی ہ لاش کے کئی ہون بات
عباس کی دفا سے بچھو دھٹی پوت

۱۲۸
وہ بولی کہ تو بانی نہ پینے کی دھکیا
اُسے کہا سکینہ سے وعدہ یہ تھا کیا
پیرے بغیر اپنی نہیں پینے کا چچا
دانتوں میں شکر تو ہو جان کی فدا

۱۲۹
سجدین کے فاطمہ نے دھکیا
فاصلہ جاسا فون پر پیر کیا ہوا
رو کر وہ بولا قتل ہوا کینہ بھرا
ان پینین پھو بیجان تیری ہیں کیوں بھرا

۱۳۰
منظور ہوتا گر شہ عالی جناب کو
لا شا بھی اٹھا تھا متا آ کر رکاب کو

۱۳۱
وہاں سے تو وہ پکارے کہ لو اب ہماری
بیان سے حسین بولے کہ ٹوٹی کمری

۱۳۲
غافل سر حسین نہیں تیرے بیان سے
جاری ہی مائے فاطمہ صغرا زبان سے

۱۳۳
عباس کی دفا کا مفصل نہیں بیان
تھے آئے تین جانی بھتی جو جوان
بعد اس کے ایک کو کیا نذر شہ زبان
اتم میں بھائیوں کے نہ رو کر قی خان

۱۳۴
ام اس میں جب مفصل نہیں
سجدے سے صحن میں کیا نہ ہو کر کیا
بولی اٹھا کے ہاتھوں کو عباس مہربان
رقد میں چہرے تون بلو سے مصلفا

۱۳۵
قتل ہو گئی نیکی دہ جانا تو ان
پیل کو دیکھو کہ کو کافی آؤ بیان
اب عرض کر حسین سے افرود بیان
بیکس میں حضور میں بولا کیا بیان

۱۳۶
رونے میں تھا یہ خون تری نور عین کو
ایسا نہ کہ شرم کچھ آئے حسین کو

۱۳۷
تم پیاسے مر گئے تو مری آبرو ہوئی
تم خون میں نہائے یہ مان سر خرد ہوئی

۱۳۸
ہر اک سے عرض حال میں شاہ عیب سے
تیرا غلام طالب تائید عیب ہے